﴿طب جدید﴾

انسانی کلوننگ کی جدید سائنسی تحقیق اور شرعی نقطہ نظر

مقالہ نگار

مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری

رئیس دارالافتاء، جامعہ علوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

جدید میڈیکل سائنس سے پیش آنے والے جدید مسائل پر چھٹا بنوں فقہی اجتماع بمورخہ ۱۸۔۱۹ نومبر ۲۰۰۶ء بمطابق ۲۷۔۲۸ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کی سرزمین پر انعقاد کیا گیا تھا مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری نے ''انسانی کلوننگ پر فقہی تحقیق'' مقالہ کی شکل میں پیش کی تھی۔ قارئین کے استفادہ کیلئے ذیل میں وہ مقالہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ذیلی عنوانات

نمبر شمار	ذیلی عنوان	نمبر شمار	ذیلی عنوان
۱	تمہید	۱۳	قانون وراثت
۲	کلوننگ کے تعارف کے لئے خلیہ کی بحث	۱۴	انسانی کلوننگ کا تصور
۳	خلیہ کی دریافت	۱۵	کلوننگ کی اقسام
۴	جسم انسانی خلیہ کا مجموعہ	۱۶	انسانی کلوننگ کے فوائد
۵	حیوانی خلیہ	۱۷	تبصرہ انسانی کلوننگ
۶	خلیہ کا نظام	۱۸	یاس کی آس میں تبدیل
۷	خلیہ کی بحث کا خلاصہ	۱۹	کلوننگ نقل بمطابق اصل؟
۸	خلیوں کی اقسام	۲۰	کلوننگ غیر جنسی تولید
۹	کلوننگ سے تعلق	۲۱	حیاۃ ثانیہ
۱۰	کلوننگ کی لغوی تعریف	۲۲	انسانی کلوننگ دعوی بلاحقیقت
۱۱	اصطلاحی تعریف	۲۳	جنسیاتی تبدیلی
۱۲	عام فہم وضاحت	۲۴	انسانی کلوننگ کا شرعی

(ا) تمہید:

اللہ تعالیٰ کے انسان پر بے شمار احسانات وانعامات ہیں۔ جو کہ دنیاوی اعداد وشمار کے احاطہ میں نہیں لائے جاسکتے، من جملہ ان میں سے انسان کو تخلیق وپیدائش کے مختلف مراحل سے گزار کر جسمانی اعتبار سے کامل انسان بنانا ہے۔ دوسرا بڑا احسان انسان کی ہرنوع ضروریات کا خوب، خوب اہتمام فرمایا۔ انسانی ضروریہ دوقسم کی ہیں۔ ایک مادی، جن کی برآری کے لئے پوری کائنات کو انسان کی نفع رسانی کا سامان قرار دیا۔ دوسری قسم روحانی ضروریات ہیں۔ ان کی رشدوہدایت کے لئے آسمانی تعلیمات کا سلسلہ قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اقدس اور انسانوں کے درمیان رشدوہدایت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے خود انسانوں کے درمیان رشد وہدایت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے خود انسانوں میں سے ہر لحاظ سے کامل ترین ہستیاں منتخب فرمائیں جنہیں انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی جماعت کہا جاتا ہے۔ جو اپنے اپنے دور میں اپنی امتوں کی دینی، روحانی ضروریات بہم پہنچاتے رہے۔ آخر میں یہ سلسلہ حضور اکرم ﷺ پر ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فریضۂ نبوت کو نہ صرف یہ کہ احسن طریقے سے انجام دیا بلکہ قیامت تک آنے والے امتیوں کی دینی ضروریات کے حل کے لئے بہترین اصول اور واجب التقلید نمونے عطا فرمائے۔

جن کی روشنی میں کسی بھی زمانے کی جدت سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کرنے میں کوئی زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک امت مسلمہ نے جس عنوان سے بھی اپنی دینی ضرورت میں اپنے وقت کے علماء سے رجوع کیا تو انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی ضرورت کا حل مل گیا۔

زمانہ کے مرور کے ساتھ ساتھ جہاں علمی رسوخ ضعف زدہ ہونے لگا وہاں وقت کے علماء نے انفرادی طور پر ورنہ اجتماعی طور پر امت کو پیش آمدہ مسائل کا حل بتایا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آج ہمارا یہ دور علمی اعتبار سے ماضی کے مقابلے میں انحطاط پذیر ہے۔ ہماری انفرادی کوششیں امت مسلمہ کے مسائل اور دینی ضرورتوں کے حل کے لئے بارآور شاید ہی ہوسکیں۔ اس کے لئے ہمیں اس دینی خدمت بلکہ ملی فریضہ کی ادائیگی کے لئے اجتماعی غور خوض کی ضرورت ہے۔

الحمدللہ کہ اسی اجتماعی فکر کے جذبہ کے تحت المرکز الاسلامی بنوں، فکری، فقہی، اجتماعات کا عرصہ سے انعقاد کرتا چلا آرہا ہے۔ جس میں بجا طور پر حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی صاحب مدظلہم کی کوششوں، کاوشوں اور شبانہ روز محنتوں کا دخل ہے۔ وہاں ہمارے اکابر کی توجہات، سرپرستی اور اس اجتماعی فکر سے عملی درستگی کا بھی بڑا دخل ہے۔ بالخصوص اس قسم کے اجتماعات کی زینت مرکزی فکری شخصیت ہمارے مخدوم ومکرم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کے حقدار ہیں اور یہ مفید سلسلہ ان کے لئے بھی صدقہ جاریہ ہیں۔ آج یقیناً ان کی روح مبارک اس علمی تسلسل سے فرحان وشاداب ہوگی اس عظیم الشان مفید ترین، فقہی اجتماع کے انعقاد پر حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب MNA

جوعلماء امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا فرمار ہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور فرمائے۔آمین۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز. بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیمات.

(۲) کلوننگ کے تعارف کے لئے خلیہ کی بحث:

کلوننگ کے تصور، تاریخ، ارتقاء، ساخت، انواع واقسام اور اس کے شرعی تجزیئے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خلیہ کی تعریف، نظام اور اقسام کو بیان کیا جائے تا کہ کلوننگ آسانی سے سمجھ میں آسکے اور پوری معرفت اور بصیرت کے ساتھ اس کا شرعی تجزیہ وتحلیل کی جاسکے۔حیات کا مدار خلیہ پر ہے،حیوانات اور نباتات کی حیات کا مدار خلیہ یا جرثومہ پر ہے اگر خلیہ نباتاتی ہے تو اس کی وجہ سے نباتات کی زندگی قائم ہے۔اور اگر حیوانی ہے تو اس پر حیوانات کی زندگی قائم ہے۔

خلیہ حیات کے لئے بنیادی اکائی ہے،ایک حیوانی خلیہ اپنی خوراک کے لئے نباتات وحیوانات پر انحصار کرتا ہے اور اسی خوراک کو ہضم کر کے توانائی حاصل کرتا ہے۔انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہے:

خلیہ تمام حیوانات ونباتات کے اجسام کی بنیادی اکائی ہوتی ہے اور زندگی کے تمام افعال خلیوں کے اندر سرانجام پاتے ہیں۔

(انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا لئف سیل)

(۳) خلیہ کی دریافت:۔

خلیہ شروع ہی سے حیوانی ونباتاتی جسم میں موجود ہے،لیکن انسان پر خلیے کا انکشاف سترہویں صدی عیسوی میں ہوا۔ملاحظہ ہو:

خلیہ کی دریافت ۱۶۶۵ میں ایک انگریز سائنس دان رابرٹ ہک نے کی۔رابرٹ براؤن نے ۱۸۳۳ میں خلیوں میں نیوکلیس (مرکزہ) کو دریافت کیا۔۱۸۳۸ء میں جرمن سائنس دان شیلائیڈن نے یہ مفروضہ پیش کیا کہ تمام حیوانات پورے کے پورے خلیوں سے بنے ہوئے ہیں ۱۸۳۹ میں شوان نے کہا کہ پودوں کی طرح جانور بھی خلیوں سے بنے ہوئے ہیں ۱۸۳۹ میں اس نظریہ کو خلیاتی نظام کا نام دیا گیا۔(سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں ص ۳۵۳)

(۴) جسم انسانی خلیات کا مجموعہ ہے:

جس طرح بہت ساری اینٹیں مل کر عمارت بناتی ہیں اس طرح بہت سارے خلیے مل کر انسانی جسم بناتے ہیں۔انسانی گوشت، پوست، ہڈیاں، ناخن اور بال وغیرہ اینٹوں کی طرح ننھے خلیوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

ایک انسانی جسم ایک کروڑ ارب خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک خودکار نظام کے مانند کروڑوں خلیے روزانہ ختم ہوتے ہیں اور نئے خلیے ان کی جگہ لیتے ہیں،سائنسدانوں کے بقول ہر سیکنڈ میں خون کے دس لاکھ خلیے ختم ہوتے ہیں۔اور اتنے ہی نئے خلیے جنم لیتے ہیں۔پہلے تحقیق یہ تھی کہ سات سال میں اوّل خلیے ختم ہو کر دوسرے خلیے پیدا ہو جاتے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ گیارہ مہینے بعد یہ کھربوں خلیوں پر مشتمل

یہ پورا نظام بدل جاتا ہے۔(سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں ص ۶۹)

(۵) حیوانی خلیہ:

خلیہ جسم کا مختصر ترین خانہ ہے جو اپنے اندر مکمل وجود رکھتا ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جسم کا کوئی بھی حصہ بن سکتا ہے لیکن قدرت کے نظام کے تحت یہ صرف شروع میں ہوتا ہے اگر خلیے کو دوبارہ ابتدائی حالت میں لایا جاسکے تو ایسی صورت میں اس سے دوبارہ نئے فیصلے کروائے جاسکتے ہیں۔

(۶) خلیہ کا نظام:

جس طرح موٹر کے لئے بریک کی ضرورت ہے اور انسانی حرکات وسکنات کو کنٹرول کرنے کے لئے دماغ کا نظام ہے اس طرح خلئیے میں بھی دماغ ہوتا ہے۔ جسے نیوکلیس یعنی مرکزہ کہتے ہیں اور مرکزہ میں کروموسومز (مادہ حیات) ہوتے ہیں، کروموسومز نیوکلیس کے اندر ایک دھاگہ نما کیمیائی مادے کی بہت عمدگی سے تہہ کی ہوئی شکل ہوتی ہے۔اسی مادے کو سائنسی اصطلاح میں DNA کہتے ہیں، ڈی۔این۔اے کے اندر ایسی تمام ہدایات جمع ہوتی ہیں جو خلیہ کی زندگی اور اس کے افعال کو قابو میں رکھنے کے لئے ضروری ہے۔تفصیل ہارون یحییٰ کی کتاب اللہ کی نشانیاں عقل والوں کے لئے مترجم تصدق حسین ص ۲۸۰ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۷) خلیہ کی بحث کا خلاصہ:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسانی جسم خلیات کا مجموعہ ہے اور ہر خلیہ ایک مکمل وجود رکھتا ہے اور اس میں جسم انسانی کی طرح ایک مکمل نظام حیات کام کرتا ہے جس طرح انسانی جسم میں دماغ ہے اور دماغ کا مخصوص حصہ باقی جسم کے لئے مخصوص ہدایات جاری کرتا ہے اس طرح خلیہ میں دماغ ہے اور دماغ میں ایک مخصوص مادہ ہے۔ جو خلیے کے لئے مخصوص ہدایات جاری کرتا ہے اور خلیے کے متعلق اہم معلومات اس مادے میں موجود ہوتی ہیں۔اس مخصوص مادے کی ڈی۔این۔اے کہتے ہیں۔جین کلوننگ کی بنیاد اس مخصوص مادے پر ہے یہ ایک قسم کا وراثتی مادہ ہے اور اسی کے ذریعے ایک نسل کی خصوصیات دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہیں۔آگے جنین کلوننگ کے بیان میں ہم اس کی مزید تفصیل اور شرعی حیثیت بیان کریں گے۔

(۸) خلیوں کی اقسام:

جاندار کے خلیے دوقسم پر ہیں۔ ا۔جنسی خلیے ۲۔غیر جنسی خلیے

مردوعورت کے مادہ منویہ میں جو جرثومے ہوتے ہیں انہیں جنسی خلیے جبکہ جسم کے دیگر خلیات کو غیر جنسی خلیے کہتے ہیں۔مرد وعورت کے ملاپ سے مرد کا مادہ تولید عورت کے رحم میں منتقل ہوتا ہے،لیکن ضروری نہیں کہ یہ ملاپ تخلیق انسانی (اولاد) کا موجب بنے، بلکہ اللہ کی مشیئت اور چاہت پر موقوف ہے،سائنسی تحقیق یہ ہے کہ:

مرد کے مادہ منویہ کے ایک چھوٹے سے قطرے میں نصف ارب تولیدی خلیے ہوتے ہیں اوران میں سے ہر تولیدی خلیہ (جرثومہ) انسان بننے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن صرف ایک جرثومہ عورت کے بیضے میں نفوذ پاتا ہے جوانسان کی تخلیق کا باعث بنتا ہے۔اسی طرح ہر بالغ عورت کے مخصوص حصے میں چار لاکھ ناپختہ انڈے موجود ہوتے ہیں مگران میں صرف ایک انڈہ پختہ ہوکراپنے مقررہ وقت پر نمودار ہوتا ہے اگرمرد کا کوئی جرثومہ آکراس میں داخل ہوجائے تو تخلیق کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ (تلخیص وتسہیل سائنسی انکشافات ص ۵۹)

(ماہنامہ العصر ص ۲۵ جمادی الاولی ۱۴۲۳ھ پشاور)

(۹) کلوننگ سے تعلق:

کلوننگ کا مدار چونکہ خلیوں پر تھا اس لئے پہلے خلیے کی تعریف، انواع واقسام اور نظام پر مختصر گفتگو کی گئی، اب اصل مقصود یعنی کلوننگ کی تعریف، وضاحت، تصور، ارتقاء بیان کیا جاتا ہے۔

(۱۰) کلوننگ کی لغوی تعریف:

کلون انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کا لفظی معنی ہم شکل ومماثل کے ہیں جبکہ کلوننگ ایک سائنسی اصطلاح کا نام ہے۔

(۱۱) اصطلاحی تعریف:

چمبر اسپیشل انگلش ڈکشنری میں کلوننگ کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

''کلون یہ ہے کہ ایک جانور یا شخص کو مصنوعی طریقہ تولید پر مثلاً لیبارٹری میں اس طور پر بنایا جائے جو اپنی اصل کی ہو بہو نقل ہو'' یا تمام جنسی طریقے سے ہٹ کر کسی جانور یا انسان کے جسمانی خلیہ پر لیبارٹری میں اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشوونما پاکر جاندار یا انسان کی شکل میں نقل بن جائے کلوننگ کہلاتا ہے عربی میں کلوننگ کے لئے لفظ استنساخ استعمال کرنا قریب تر ہوگا۔

(۱۲) عام فہم وضاحت:

ایک کتاب کی لاکھوں کاپیاں بنالی جائیں یا ایک کیسٹ سے ہزاروں کیسٹیں بھر لی جائیں تو ہر کاپی اور ہر کیسٹ اپنی اصل کی ہو بہو نقل ہوگی اس طرح بذریعہ کلوننگ پیدا شدہ جاندار اپنے اصل کی ہو بہو نقل ہوگا۔

(۱۳) قانون وراثت:

ہر انسان کو ورثے میں کچھ خصوصیات ملتی ہیں یہ خصوصیات خلیے میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جین خلیے میں پوشیدہ ہوتا ہے جب سے سائنس نے اسے دریافت کیا ہے جینیات (GENETICS) کی مکمل سائنس اُبھر کر سامنے آئی ہے بیالوجی (علم حیاتیات) کی جس شاخ میں ورثے میں ملنے والی خصوصیات اور تبدیلیوں کے حقائق واصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جینیٹکس کہلاتا ہے۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے اس قانون کی اصل حدیث میں موجود ہے حدیث میں اس وراثتی مادے کو اس زمانے کے ماحول اور مخاطب کے فہم کی رعایت رکھتے ہوئے ''عرق'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سائنسی دنیا میں قوانین وراثت کو دریافت کرنے والے گریگو جارج مینڈل ہیں ان کو فادر آف جینیٹکس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مینڈل نے مختلف پودوں اور مختلف بیجوں کی آپس میں تابیر کی اس کی نتیجے میں اسے یہ علم حاصل ہوا کہ جب دو مختلف خصوصیات کی حامل چیزوں کو آپس میں گزارا جاتا ہے تو حاصل ہونے والی چیز میں کسی ایک کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

مینڈل نے تجربات کی روشنی میں اس بات کو بھی ثابت کیا کہ: جانداروں میں ایک نسل سے دوسری نسل میں خصوصیات منتقل کرنے کے لئے کچھ مخصوص اجسام عمل کرتے ہیں۔ اسی کو اس نے فیکٹرز کا نام دیا اور انہی فیکٹرز کو آج جینز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(اختصار تلخیص و تسہیل، ڈاکٹر فرید احمد بیالوجی سیکنڈ ائیر ۸۹،۹۲،۱۱۲)

مینڈل کے بعد تجربات کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک ۱۹۹۷ میں ڈاکٹر ولمٹ اور اس کے ساتھیوں نے ایک بھیڑ کی پیدائش کلوننگ کے ذریعے کرنے کا اعلان کیا۔ (نیوز ایکٹ مارچ ۱۹۹۷ء)۔

(۱۴) انسانی کلوننگ کا تصور:

علم حیاتیات کے ماہرین نے جب دیکھا کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے والے بعض جانور بغیر جنسی اختلاط کے بچے پیدا کرتے ہیں تو انہوں نے سوچا کہ کوئی ایسا طریقہ ایجاد کیا جائے کہ ریڈھ کی ہڈی رکھنے والے جانور بھی بغیر جنسی اختلاط کے بچوں کو جنم دیں چنانچہ اس مقصد میں کامیابی ہوئی پہلے مینڈک کے خلیے میں سے مینڈک اور ۱۹۹۷ میں بھیڑ کے خلیے میں سے ایک بھیڑ ڈولی نام کی بنائی گئی۔

(۱۵) کلوننگ کی اقسام:

کلوننگ کے درج ذیل اقسام ہیں:

۱۔نباتاتی کلوننگ۔ ۲۔جنین کلوننگ۔ ۳۔معالجاتی کلوننگ۔ ۵۔انسانی کلوننگ۔ ۶۔حیوانی کلوننگ۔

ہمارا موضوع چونکہ انسانی کلوننگ ہے اس لئے ہم اپنے آپ کو اسی تک محدود رکھتے ہیں۔

غیر جنسی خلیوں سے بھیڑ بنانے کے بعد انسانی ذہن اس بات کا تصور کرنے لگا کہ جانوروں کی طرح غیر جنسی خلیوں سے انسانی کلوننگ بھی ممکن ہے، انسانی کلوننگ میں ازدواجی تعلق یا مرد وعورت کا مادہ تولید کے ملنے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی، جو انسان پیدا ہوگا وہ اس انسان کا ہم شکل ہوگا جس کا سیل لیا گیا ہے۔ لیکن باوجود کوششوں کے ایسا ہوا نہیں ہے، پروفیسر راشد لطیف صاحب کے بقول: جس چیز کو کلوننگ کہا جارہا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو انسان پیدا ہوگا وہ پہلے انسان کا سا ہوگا ایسا نظریاتی تو ہوسکتا ہے مگر عملی طور پر ایسا ابھی ممکن نہیں ہوا اور میں کہوں گا کہ انسانوں کے لیول پر دنیا میں کہیں بھی اس بات پر ریسرچ نہیں ہوئی اور کسی جرنل

(اخبار) میں فی الحال اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔ (آف ڈے میگزین پاکستان اپریل ۱۹۹۷)

لیکن برطانوی جریدہ نیچر ۱۹۹۷ نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ:

کسی بالغ انسان کے ٹشو یا خلیہ سے اس جیسا ایک ممکن انسان تیار کرنا مشکل کام نہیں اور یہ آئندہ دس برس میں ہو سکے گا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

بہر حال مذکورہ بالا تصور کو دیکھتے ہوئے انسانی کلوننگ کے لئے غالباً وہی طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ جو جانور کے لئے استعمال ہوا کہ دو مردوں سے خلیے حاصل کئے جائیں گے ایک مرد کے خلیے سے مرکزہ نکال کر اسی خلیہ کو دوسرے خلیے سے ملا دیا جائے گا اور پھر کچھ عرصہ عورت کے رحم میں منتقل کر دیا جائے گا۔ مقررہ مدّت تک اور جو لڑکا پیدا ہوگا وہ اسی مرد کے مشابہ ہوگا اور اگر مقصد لڑکی ہو تو دو عورتوں کے خلیوں کیساتھ مذکورہ عمل کیا جائے گا۔

اب ہم بحث کے آخری اور مقصودی مرحلے میں داخل ہوتے ہیں۔ انسانی کلوننگ کے فوائد بیان کرنے کے بعد اس پر شرعی تبصرہ پیش کیا جائے گا۔

(۱۶) انسانی کلوننگ کے فوائد:

جو حضرات انسانی کلوننگ کے جواز کے قائل ہیں ان کا لکھنا ہے کہ انسانی کلوننگ کے ایسے فوائد ہیں جنہیں انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، لہٰذا ان فوائد کے پیش نظر انسانی کلوننگ جائز ہونی چاہیے مثلاً۔

۱۔ میاں بیوی میں کسی بھی طبی نقص کی وجہ سے فطری طور پر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو تو کلوننگ کی صورت میں انہیں اولاد مل سکتی ہے۔

۲۔ اپنی مرضی کے مطابق لڑکا یا لڑکی کی خواہش پوری کی جا سکتی ہے۔

۳۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے میاں بیوی میں جو چپقلش ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بسا اوقات دو خاندان کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ کلوننگ کی بدولت یہ معاشرتی فساد ختم ہو جائے گا۔

۴۔ انسان جو کسی مخصوص کردار یا خصوصیت کا حامل ہوگا ہو بہو اس کی کاپیاں بنائی جا سکیں گی نہایت طاقتور، ذہین، خوبصورت اور باصلاحیت انسان کلون کئے جا سکیں گے اور ان خصوصیات کو لازوال بنایا جا سکے گا گویا کلوننگ انسانی خوابوں کی تعبیر ہے جس کا پہلے تصور تھا وہ اب ممکن ہوتا نظر آ رہا ہے۔

۵۔ کلوننگ کو انسانی اعضاء کی پیوند کاری میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۷) تبصرہ: انسانی کلوننگ

انسان مخلوق یا خالق؟

کلوننگ کی تعریف، تاریخ، ارتقاء اور طریقہ کار بیان کرنے کے بعد آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند غلط فہمیوں کا ازالہ کرلیا جائے۔

مغربی میڈیا نے کلوننگ کا صور اس زور سے پھونکا تھا گویا کہ مخلوق خدا بن بیٹھی، خدا کی خدائی پر حرف آ گیا، خلقت خاصہ خدا نہ رہا، حالانکہ انسان بے چارہ تحلیل وترکیب سے کام لیکر اشیاء کی شکلیں بدل سکتا ہے کوئی چیز عدم سے وجود میں نہیں لا سکتا۔

کلوننگ کی بنیاد خلیہ پر ہے اور خلیہ کی پیدائش، ترقی وافزائش باری تعالیٰ کی خصوصیت ہے یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ سائنس خلیہ میں پوشیدہ ڈی۔ این۔ اے کو مرکز حیات قرار دیتی ہے، جبکہ خلیے کو حیات عطا کرنے والی ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ خلیہ کو قرآن کریم کے بیان کردہ مراحل سے گزارنے کا نام خلقت نہیں ہوسکتا۔

(۱۸) یاس کی آس میں تبدیلی:

کہا جاتا ہے کہ کلوننگ بے اولاد جوڑوں کے لئے حصول اولاد کی واحد اُمید ہے، حقائق سے اس دعویٰ کو کچھ تعلق نہیں ٹیسٹ ٹیوب اس سے پہلے کی کامیاب تکنیک ہے جس کے ذریعے عملاً اولاد کا حصول ہوچکا ہے جبکہ انسانی کلوننگ ابھی تک نظریاتی حیثیت سے زیر بحث ہے اور اب تو ایکسی طریقہ علاج کو ٹیسٹ ٹیوب سے بھی بہتر قرار دیا جارہا ہے۔

نوٹ:۔ ایکسی طریقہ علاج: کاپی ساتھ منسلک ہے۔

(۱۹) کلوننگ نقل بمطابق اصل؟

کلوننگ کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا اس کو ہر جھت اور ہر لحاظ سے ''نسخہ بمطابق اصل'' کہنا درست نہیں۔

اگر ایک شخص کو بیس سال بعد اس کا ہم شکل مل جائے تو اس وقت اس کی عمر چالیس (۴۰) سال ہوچکی ہوگی یعنی عمروں میں مطابقت نہ رہے گی اصل اور نقل میں طویل زمانی فاصلہ ہوگا۔ خود ماہرین کی صراحت ہے کہ ''شخصیت ومزاج کے اعتبار سے یہ ہم شکل انسان اپنے اصل سے مختلف ہوگا''۔ (روزنامہ جنگ لاہور سنڈے میگزین: ۲۴)

عقل ومنطق کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ کلون انسان کو اپنے اصل کا بچہ کہا جائے نہ کہ نقل بیٹا ظاہری ومعنوی طور پر ہر طرح باپ کے مشابہہ ہو پھر بھی وہ بیٹا کہلاتا ہے۔

(۲۰) کلوننگ غیر جنسی تولید:

مرد وعورت کے روایتی جنسی اختلاط کے بغیر کسی جاندار کا وجود میں آنا غیر جنسی تولید کہلاتا ہے، لوگوں کے ذہن میں اس کا تصور ''ڈولی'' کے بعد ابھرا ہے اور اسے سائنس کے حیرت انگیز کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے حالانکہ تعجب کی بات نہیں، مسلمانوں کے لئے یہ تصور نیا نہیں، حضرت حواء حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے اور حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا کئے گئے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش میں مرد وزن کے کردار کا سرے سے کوئی ذکر نہیں۔

(۲۱) حیاۃ ثانیہ:

ایک جرنلسٹ اکبر علی ایم اے بکتا ہے:

آج صدیوں پرانے مردے سے خلیہ لیکر اس کا زندہ انسانی کلون بنایا جاسکتا ہے تو مردے اور زندے میں فرق کیا رہا؟

بعض لوگوں کو بے پر کی اڑانے میں لذت آتی ہے، اکبر صاحب کی خدمت میں ڈاکٹر ولمٹ کا بیان پیش خدمت ہے:

''اس خیال کو دماغ سے جھٹک دیا جائے کہ کوئی شخص اپنے مرنے والے عزیز کا کلون بنا کر واپس لاسکتا ہے۔ جو مر گیا وہ زندہ نہیں ہوگا یہ سوچنا ہی احمقانہ بات ہے۔ (بحوالہ اخبار جہاں مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۲) انسانی کلوننگ دعوی بلا حقیقت:

انسانی کلوننگ اب تک ممکن نہیں ہوئی، لیکن کیا مستقبل قریب میں اس کا کوئی امکان ہے؟ ڈولی کی کلوننگ میں حصہ لینے والے ایک اسکاٹش سائنسدان کا کہنا ہے کہ: ''انسانی کلوننگ کا دعویٰ دھوکہ ہے''

''میری گریفن کا کہنا ہے کہ:

''ایک عورت سے اتنے بیضے حاصل کرنا ممکن ہی نہیں جن کے ساتھ انسان کلون ہو سکے'' (روزنامہ اُمّت منگل ۳۱ دسمبر ۲۰۰۲ء)

''امریکی سائنسدانوں کا اعتراف ہے کہ انسانی کلون ناممکن ہے''۔

اس خبر کی تفصیل میں بتایا گیا تھا کہ حیاتیات کے ایک انتہائی پوشیدہ اور سمجھ میں نہ آنے والے راز کی وجہ سے اب تک انسانی کلوننگ کرنا ممکن نہیں ہوا۔ ان اقتباسات کے پیشِ نظر کلوننگ شرعی نقطہ نگاہ سے کوئی فوری حل طلب مسئلہ نہیں تاہم چونکہ بعض سر پھرے سائنسدان بعض حکومتی رکاوٹوں کے باوجود انسانی کلوننگ کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ عقلاً انسانی کلوننگ ناممکن نہیں اور نقلاً کوئی دلیل اس کے وجود کے بطلان کی ثابت نہیں۔ اس بحث کو جاری رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے اور یوں بھی وقوع سے پہلے حوادث کے احکام کی تعیین ہمارے فقہ حنفی کی خاص خصوصیّت ہے۔

چونکہ ہم نے جنسیات اور انسانی کلوننگ کا ذکر کیا ہے اس لئے دونوں کا شرعی حکم ہمارے نقطہِ نظر سے درج ذیل ہے۔

(۲۳) جنسیاتی تبدیلی شرعی حکم:

جیسے آباء واجداد سے بعض خصوصیات کئی پشت در پشت اولاد میں منتقل ہوتی ہیں۔ اس طرح آباء واجداد سے بعض بیماریاں بھی منتقل ہوتی ہیں۔ جنہیں ''موروثی بیماریاں'' کہا جاتا ہے۔ حدیث میں موروثی بیماری کا ایک علاج یہ بتایا گیا ہے کہ غیر خاندان میں شادی کی جائے. ''لا تنکحوا لقرابة فأن الو لد یخلق ضا ویا''

موجودہ سائنس کے نزدیک خلیات میں بعض نارمل چیزیں داخل کر کے وراثتی بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ نیز اولاد کے حصول کے لئے مادہ منویہ میں تولیدی صلاحیت کے حامل جین داخل کئے جاسکتے ہیں لیکن اس طرح اولاد حاصل کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

اگر جینیاتی تبدیلی دفع مضرت کے لئے ہو مثلاً کوئی بیماری دور کرنا مقصود ہو اور یہی اس کا علاج ہو اور مسلمان دیندار طبیب یہی علاج تجویز کرے تو متاثرہ حصے میں جین داخل کرنا جائز ہوگا جیسا کہ قواعد فقہ میں معروف ہے اور طبیب کے لئے بقدر ضرورت ستر دیکھنا جائز ہوگا۔

اور اگر جنین کی تبدیلی جلب منفعت کے لئے ہو مثلاً تولیدی صلاحیت کے جراثیم داخل کرنا مقصود ہو ایسی صورت میں اگر غیر محرم کے سامنے ستر کھولنے کی نوبت آتی ہے تو یہ طریقہ علاج ناجائز ہوگا کیونکہ دفع مضرت جلب منفعت سے مقدم ہے۔

اور اگر ستر کا دیکھنا لازم نہ آتا ہو تو چونکہ یہ صورت ضرورت یا اضطرار کی نہیں اس لئے قواعد کی رو سے یہ صورت بھی ناجائز ہونی چاہیے۔ لیکن جو جین داخل کیے جاتے ہیں وہ بہت چھوٹے اور کم ہوتے ہیں حتیٰ کہ خوردبین سے بھی بمشکل نظر آتے ہیں۔ اس لیے یہ صورت بھی جائز ہونی چاہیے کیونکہ فقہاء بہت قلیل نجاست کو معاف لکھتے ہیں۔

(۲۴) انسانی کلوننگ کا شرعی حکم:

کلوننگ میں کوئی فائدہ نہیں اور اگر فائدہ ہے بھی تو قابل حصول نہیں، ہر جائز فائدہ قابل حصول نہیں ہوتا اور اگر کلوننگ کے فوائد قابل حصول ہیں بھی تو کلوننگ میں نقصانات کا پلّہ فوائد پر بھاری ہے، یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے انسانی کلوننگ پر خرچ ہونے والے فنڈ روک دیئے تھے۔ (روزنامہ پاکستان وغیرہ ۳ جون ۱۹۹۷ء)

۲۔ کلوننگ کی انجام دہی میں ناجائز امور کا ارتکاب لازم آتا ہے یعنی شریعت کے علاج معالجے کے احکامات کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

۳۔ کلوننگ سے مخلوق میں یکسانیت پیدا ہوگی۔ جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق میں تنوع کو پسند کیا ہے اور رنگ ونسل کی تمیز مقرر کی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری عزاسمہ ہے: الم تر ان اللّٰہ انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہٖ ثمرٰتٍ مختلفاً الوانہا ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود ومن الناس والدوآب والانعام مختلف الوانہ کذالک انما یخشیٰ اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور ٥(فاطر . ۲۷/۲۸)

۴۔کلوننگ سے آپس کا ظاہری فرق ختم ہو جائے گا جس سے متعدد مسائل جنم لیں گے اور محرم اور غیر محرم کا فرق ختم ہو جائے گا۔

۵۔کلوننگ فطری طریقہ تخلیق کے خلاف ہے۔

بعض حضرات کلوننگ کے جواز پر اس آیت قرآنیہ سے استدلال کرتے ہیں۔

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة (النساء . ۱)

نفس واحدة سے مراد آیت کریمہ میں حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ ان کی پیدائش میں مرد وعورت کا کردار نہیں اس طرح حضرت حواء علیہا السلام مراد ہیں۔ کیونکہ ان کی پیدائش میں صرف مرد کا کردار ہے اور یہی کلوننگ ہے۔

یا نفس واحدہ سے مراد خلیہ ہے کیونکہ تمام انسانوں میں مشترکہ چیز خلیہ ہے اور خلیہ کو لیبارٹری میں ترقی دیکر کلون کیا گیا ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش میں مرد کا کردار نہیں اور یہی کلوننگ ہے۔

جواب یہ ہے کہ کلوننگ کی بنیاد خلیہ پر ہے جبکہ خلیہ جاندار چیز ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی جو بے جان چیز ہے اس لیے آیت کریمہ سے کلوننگ کا اثبات درست نہیں۔

نیز **نفس واحدة** سے خلیہ مراد لینا اولاً تو ظاہری نصوص کے خلاف ہے ثانیاً کلوننگ میں دو خلیوں کو مدار بنایا جاتا ہے جبکہ دلیل یعنی آیت کریمہ میں صرف ایک خلیے کا ذکر ہے اس لیے دعویٰ دلیل پر منطبق نہیں۔

نیز حضرت حواء اور حضرت عیسی **علیھما السلام** کی پیدائش کو بطور دلیل پیش کرنا درست نہیں کیونکہ حضرت حواء کی پیدائش مرد سے ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش میں مرد کی پیدائش عورت سے ہوئی جبکہ کلوننگ میں مرد کے خلیے سے عورت اور عورت کے خلیے سے مرد کی پیدائش فی الحال ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆

قارئین حضرات متوجہ ہوں

ادارہ المباحث الاسلامیہ حضرت شاہ صاحب کا خصوصی نمبر (مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی) پر غور کر رہی ہے قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ حضرت شاہؒ کے خدمات (سماجی، علمی تحقیقی، سیاسی) پر مضامین تحریر کر کے سی ڈی/ای میل یا ڈاک کے ذریعے ارسال فرما دے۔ تاکہ حضرت شاہؒ خصوصی نمبر میں شامل کر سکے۔

ادارہ آپ کا مشکور رہے۔